

عباسی دور میں فروغِ علوم

جناب عبدالرشید عراقی صاحب

خلافتِ راشدہ کا اختتام سترہویں ہوا۔ اس کے بعد بنو امیہ کی حکومت آئی اور بنو امیہ کی حکومت کا آغاز سترہویں ہوا۔ اور ۳۳ھ میں یہ حکومت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد بنو عباس کی حکومت کا آغاز ہوا۔ اور ۱۵۶ھ تک یہ حکومت قائم رہی۔ عبد بنو عباس معتز و پہلوؤں سے مسلمانوں کی تاریخ کا ایک نمایاں باب ہے اور ہماری مسلمان حکومتوں میں مذہبی و سیاسی اہمیت، مدت کی وسعت، تہذیب و تمدن کے فروغ اور علوم و فنون کی ترقی و ترقی کے اعتبار سے خلافتِ بنو عباسیہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور جوشان و شوکت اور اہمیت اس کو حاصل ہے وہ کسی اور حکومت کے حصے میں نہیں آئی اور جب تک عباسی حکومت قائم رہی۔ اس وقت تک اسلامی حکومتوں میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔

عباسی دور کی اہمیت علمی لحاظ سے

اسلامی تاریخ میں علوم و فنون کی تدوین کا آغاز اسی علم دوست حکومت کے زمانہ میں ہوا اور اسی کے عہد میں اوجِ کمال کو پہنچا۔ اموی دور میں تفسیر، حدیث، سیرت و معارف اور تاریخ و طب پر کام ہوا۔ مگر ان علوم میں وسعت اور ترقی عباسی عہد ہی کی رہی۔ منت ہی ہے۔ ان کا پایہ تخت بغداد تھا۔ جس کی حیثیت ”مدینۃ العلم“ کی تھی۔ جہاں ہر فن کے صاحبِ کمال موجود تھے اور جہاں ساری دنیائے اسلام کے تشنگانِ علم سیراب ہوتے تھے۔

اس طویل دور میں تمام اسلامی علوم، تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، اسناد الرجال، سیرت، مغازی، لغت اور عربی ادب پر بہت علمی و تحقیقی کتابیں تصنیف کی گئیں۔ ان علوم کے علاوہ فلسفہ، معانی، علم الکلام، منطق، معقول و منقول جیسے خشک موضوعات پر بھی علمائے اسلام نے ایسی شاندار اور عظیم النظر کتابیں تصنیف کیں کہ وہ ہماری تاریخ کا ایک حصہ بن گئیں اور مذہبیات پر جتنا علمی و تحقیقی کام عباسی دور میں ہوا ہے۔ وہ کسی ا۔ دور میں نہیں ہوا۔

علامہ ذہبی دم ۴۴۸ھ، عباسی دور کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں:

”یہ دور اسماعیلیوں کی سلطنت اور اس کی سلطوت و غرور کا دور ہے، جس میں

علوم و فنون کا دور دورہ ہے۔ ایک طرف جہاد کی تیاریاں ہیں، دوسری طرف علمائے کرام اور محدثین عظام احادیث کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ بدعتیں مٹ چکی ہیں۔ حق کا غنغلہ ہر طرف بلند ہے، عابدوں اور زاہدوں کی کثرت ہے لوگ امن و امان اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اسلامی فوجیں فتوحات کرتی بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ ان کے قدم اقصائے مغرب، سرزمین اندلس اور چین کی سرحدوں تک، جو ہندوستان کے بعض حصوں سے متصل ہیں، پہنچ گئے ہیں۔ دوسری طرف ہر طبقہ ان کی زد میں ہے۔ اور یہ سب نتیجہ ہے اس عہد کے خلیفہ ابو جعفر منصور کے تدبیر کا جو اگرچہ ظالم تھا، لیکن کمال عقل و دانش میں، شجاعت و تہور میں، بیدار مغزی میں اور علم و ادب میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔“

منصور کا دور | علامہ ذہبی کے بیان کے مطابق ابو جعفر منصور اگرچہ ظالم تھا، لیکن علم و ادب، عقل و دانش اور بیدار مغزی میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔ اس کا عہد حکومت ۴۴۳ھ سے ۴۵۸ھ تک ہے۔ اس پندرہ سالہ عہد حکومت میں تفسیر، حدیث، فقہ اور مغازی و سیرت کی تالیفات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اموی دور میں علمائے کرام کی علمی سعی و کاوش صرف مذہبی علوم کی درس و تدریس اور نقل و روایت تک محدود رہی۔ تالیف و تصنیف اور دوسری قوموں اور زبانوں کے علوم کا

مذاق منصور کے زمانے میں پیدا ہوا۔ اسلامی علوم میں سے تفسیر، حدیث، فقہ اور مغازی و سیرت پر تالیف کا سلسلہ شروع ہوا۔ امام مالک (م ۱۹۹ھ) نے حدیث کی مشہور کتاب موطا مکمل کی۔ امام ابوحنیفہ (م ۱۵۰ھ) نے فقہ مدون کی، محمد بن اسحاق (م ۱۵۰ھ) نے مغازی و سیرت پر کتاب السیرۃ والابتداء والمغازی اور کتاب الخلفاء لکھیں، لیکن یہ کتابیں ناپید ہو گئیں البتہ سیرۃ ابن ہشام جو اب تک موجود ہے اور چھپ چکی ہے، زیادہ تر محمد بن اسحاق کی روایات پر مشتمل ہے اور سیرت کا نہایت معتبر اور قدیم ماخذ ہے۔ اسی دور کے ایک عالم معمر بن راشد (م ۱۵۳ھ) نے کتاب المغازی لکھی ہے۔

ان کے علاوہ ابن جریر (م ۱۵۰ھ) نے مکہ معظمہ میں امام اوزاعی (م ۱۵۴ھ) نے شام میں ابن ابی عروہ (م ۱۵۳ھ) اور حماد بن مسلمہ (م ۱۵۹ھ) نے بصرہ میں تفسیر و حدیث جیسے علوم پر قلم اٹھایا۔ امام سفیان ثوری (م ۱۶۰ھ) نے کوفہ میں امام ابو یوسف، ابن مبارک اور ابن وہب جیسے محدثین کرام نے اپنے اپنے مقامات پر حدیث و فقہ کا تدوین و ترتیب کی جانب توجہ کی۔ اس کے علاوہ علمائے کرام نے ادب اور تاریخ پر بھی علمی و تحقیقی کتابیں تصنیف کیں۔

منصور کو دوسری قوموں اور زبانوں کے علوم کا بڑا ذوق تھا۔ فلسفہ اور نجوم سے دلچسپی تھی۔ فقہ پر بھی کاتی عبور تھا۔ اس کے عہد میں منطق، فلسفہ اور فارسی کی کتابوں کے ترجمے عربی زبان میں ہوئے مسعودی نے مروج المذہب میں منصور کے عہد میں جو تراجم ہوئے، ان کی تفصیل لکھی ہے۔

مہدی کا دور | منصور کے بعد مہدی خلیفہ ہوا۔ اس کا عہد حکومت ۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ ہے۔ مہدی نے اپنے گیارہ سالہ دور میں حکومت میں بعض مفید علمی خدمات سرانجام دیں۔ وضع حدیث کے فتنہ کو سختی سے کچل دیا۔ الحاد و زندقہ کے تدارک کے لیے حکماء کو مناظرانہ کتابوں کی تالیف کا حکم دیا جس سے علم کلام کی بنیاد پڑی۔ اس سے اس عظیم الشان فن کی ایجاد کا سہرا جو مسلمانوں کے لیے سراپا فتح ہے،

۱۔ فہرست ابن ندیم ص ۱۳۶

۲۔ تاریخ الخلفاء، مسیوطی ص ۲۶۳

۳۔ محمد بن اسحاق کی کتاب سیرۃ کا ایک حصہ برآء طبع ہو چکا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ نقوش کے سیرت نمبر میں شامل ہے۔

مہدی کے سر ہے۔ علمِ کلام کے علاوہ ادب پر بھی کتابیں اس کے عہد میں لکھی گئیں۔

ہارون الرشید کا دور | مہدی کے بعد ہارون الرشید حکمران بنا۔ اس کا عہد ۱۹۰ھ سے شروع

ہو کر ۱۹۳ھ میں ختم ہوتا ہے۔ گویا اس کے عہدِ حکومت کی مدت ۲۳ سال بنتی ہے۔ عہدِ ہارون

بھی علمی سرپرستی میں دور مانے کے سابق سے پیچھے نہیں رہا۔ ہارون الرشید علمائے کرام کا بڑا اقدردان

تھا۔ اور اس کی علماء و نوازی اور علم پروری کے واقعات تاریخ میں موجود ہیں۔ علم و فن کا آغاز ابو جعفر

منصور نے کیا تھا اور آگے ہارون الرشید نے اس کو بہت وسعت اور ترقی دی۔ بیت الحکمہ کے

نام سے تصنیف و تالیف و تراجم کا ایک ادارہ قائم کیا۔ اور علماء کو بھاری تنخواہیں دے کر یونانی،

فارسی اور دوسری متعدد زبانوں سے مفید اور اہم علمی و تحقیقی کتابوں کے تراجم کرائے۔

عہدِ ہارون کے علمائے کرام کی فہرست میں امام مالک بن انس ۱۶۴ھ اور امام لیث بن

سعد ۱۶۵ھ اور امام موسیٰ کاظم جیسے علم و فضل کے درخشندہ ستارے موجود تھے۔

مامون الرشید کا دور | ہارون الرشید کے بعد امین بن ہارون تخت نشین ہوا اور ۱۹۸ھ میں اس

کی حکومت ختم ہو گئی۔ ۱۹۸ھ میں مامون الرشید خلیفہ ہوا۔ اس کا عہدِ حکومت ۱۸۰ھ تک ہے۔

مامون الرشید نے ۲۰ سال تک حکومت کی۔ مامون الرشید تدبیر و سیاست، عقل و دانش، فہم و

قراست، فضل و کمال، عدل و انصاف، شجاعت و شہامت، فیاضی و دریادلی، حلم و عقو،

سادگی و تواضع جملہ اوصاف میں کامل تھا۔ اس کی تعلیم و تربیت بڑے اہتمام سے ہوئی تھی۔

ہر فن میں اس نے کمال حاصل کیا تھا۔ عباسی خلفاء کی تاریخ میں ایسا صاحبِ علم خلیفہ کوئی نہیں ہوا

قرآن، تفسیر، فقہ، فرائض، ادب، شاعری، طب، فلسفہ، نجوم، ریاضی ہر فن میں کامل تھا۔ ان

کمالات کے ساتھ وہ علم دوست اور علم پرور تھا۔ ابو جعفر منصور نے جس کام کا آغاز کیا تھا،

مامون الرشید نے اس کی تکمیل کی۔ اس کے عہدِ حکومت میں بیشتر یونانی کتابوں کے تراجم ہوئے

۱۔ طبری جلد ۱ ص ۵۳۳

۲۔ اخبار الحکماء، ص ۱۶۹، طبقات الاطباء جلد ۱ ص ۱۷۵

اس کے عہد میں بغداد واقعی مدینۃ العلم بن گیا۔

معتمد، واثق، منوکل | مامون الرشید کے بعد معتمد اور معتمد کے واثق اور واثق کے بعد منوکل بن معتمد خلیفہ ہوا۔ منوکل کا عہدِ خلافت ۲۳۲ھ تا ۲۴۶ھ تک ہے۔ اس کے عہدِ حکومت کی میعاد ۱۲ سال ہے۔ منوکل عقیدہ میں نہایت راسخ تھا۔ اس کے عہدِ حکومت کا سب سے بڑا علمی کارنامہ سنتِ نبوی کا احیاء اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت ہے۔ اسے امام شافعی (م ۲۴۰ھ) کے ساتھ بہت عقیدت تھی۔ اسی عقیدت کی بنا پر اس کو سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی شیفتگی تھی۔ چنانچہ اس نے سنتِ نبوی کے احیاء میں بہت کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہوا۔ خطیب بغدادی (م ۲۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ: "منوکل نے اپنے دور میں سنتِ نبوی کا احیاء کیا اور لوگوں کو غیر مستون طریقوں سے ہٹا کر سنت کی صراطِ مستقیم پر لگایا۔"

احادیثِ نبوی کی اشاعت میں بھی منوکل نے اہم کردار ادا کیا۔ محدثین کرام کی بہت قدر کرتا تھا اور آٹے دن ان کو انعامات سے نوازتا تھا۔ محدث ابو جبر بن ابی شیبہ (م ۲۴۵ھ) نے احادیث کے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا تو منوکل نے اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

عہدِ نبی عباس میں تدوینِ حدیث

حدیث کی تدوین کا کام بنو امیہ کے دور میں شروع ہو چکا تھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز (م ۷۵ھ) نے اس سلسلہ میں جو کاروائیے نمایاں سرانجام دیئے وہ ہماری تاریخ کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ اگر حضرت عمر بن عبدالعزیز اس طرف توجہ نہ کرتے تو علمِ حدیث کا یہ ذخیرہ وجود میں نہ آتا۔ آپ نے تمام صوبوں کے گورنروں کے نام یہ فرمان بھیجا تھا کہ احادیثِ نبویہ کو تلاش کر کے ان کو محفوظ کیا جائے

۱۔ طبقات الامم ابن حبان ندسی ص ۴۸، ۴۹۔

۲۔ تاریخ بغداد جلد ۷، ص ۱۴۰، ۱۴۲۔

۳۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی ۲۵۲۔

جیسا کہ علامہ ابن عبدالبر قرطبی (م ۴۶۳ھ) نے جامع بیان العلم میں سعد بن ابراہیم کی یہ روایت نقل کی ہے کہ:

”ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے جمع حدیث کا حکم دیا۔ اور ہم نے احادیث کے کئی مجموعے تیار کیے۔ اور انہوں نے ایک ایک مجموعہ ہر جگہ جہاں جہاں ان کی حکومت تھی، بھجوا دیا۔“

دورِ عباسیہ میں حدیث کی تدوین اور اس کی ترقی و اشاعت کے سلسلے میں جو کام ہوا، اس کے متعلق علامہ ذہبی (م ۳۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

”محدثین کے طبقہ اول کے زمانہ میں بنو امیہ کے ہامضوں سے اقتدار نکل کر بنو عباس کے قبضے میں پہنچ گیا۔ یہ تبدیلی اپنے ساتھ خونریزیوں لے کر آئی۔ خون کی ندیاں بہ گئیں۔ عراق، خراسان، جزیرہ اور شام میں بے شمار علماء قتل کر دیئے گئے۔ اور عباسی لشکر جو کچھ ظلم و ستم کر سکتا تھا وہ اُس نے کیا ہے۔“

عباسی دور میں کئی ایک نئے فرقے پیدا ہو گئے۔ مثلاً فرقہ معتزلہ اور فرقہ قدریہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی ایک نئے مسائل اٹھائے گئے۔ مثلاً مسئلہ خلقِ قرآن، صفاتِ الہی کا انکار وغیرہ چنانچہ ان تمام باطل عقائد اور فتنوں کا سدباب کرنے کے لیے علمائے حق نے وہ کاروائی نمائیاں سرانجام دیئے جو آج تک جگمگا رہے ہیں۔ عباسی دور ہی میں حدیث کی تدوین کا کام شروع ہوا۔ اصول و فروع دین اور فقہ اسلامی کی تصنیف و تالیف کے کام کا آغاز ہوا۔

بنو عباس کی حکومت ۱۳۳ھ تا ۶۵۶ھ ہے۔ دوسری صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری کے نصف تک۔ ان پانچ صدیوں میں تدوینِ حدیث کے سلسلہ میں محدثین کرام نے جو سعی و کاوش کی۔ اس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

دوسری صدی ہجری | دوسری صدی ہجری میں محدثین کرام کی تعداد خاصی ہے، مگر یہاں صرف چند ایسے محدثین کرام کا ذکر کیا جاتا ہے جو خاص شہرت کے مالک ہیں۔ ان حضرات میں حضرت امام عبدالرحمن بن

عمر و اوزاعی (م ۱۵۷ھ) حضرت امام مالک بن انس (م ۱۷۹ھ) جنہوں نے حدیث کی سب سے پہلی کتاب "موطا" مرتب کی۔ حضرت امام سفیان بن عیینہ (م ۱۹۸ھ) حضرت امام عبدالمالک بن جریج (م ۱۵۷ھ) اور حضرت امام لیث بن سعد (م ۱۷۵ھ) زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ تیسری صدی ہجری | تدوین حدیث کے سلسلہ میں تیسری صدی ہجری بہت اہم ہے۔ اور اس صدی کو یہ شرف حاصل ہے کہ صحاح ستہ کے پانچ محدثین و مؤلفین اس صدی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی تالیفات و مدونات تیسری صدی ہجری میں محسوب ہیں۔ بعض اہم کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ امام محمد بن اسماعیل (م ۲۵۶ھ) صاحب صحیح البخاری۔

۲۔ امام مسلم بن حجاج (م ۲۶۱ھ) صاحب صحیح مسلم۔

۳۔ امام محمد بن یزید بن ماجہ (م ۲۶۳ھ) صاحب سنن ابن ماجہ۔

۴۔ امام داؤد سجستانی (م ۲۷۵ھ) صاحب سنن ابوداؤد۔

۵۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی (م ۲۷۹ھ) صاحب جامع الترمذی۔ یہ سارے ائمہ حدیث

اسی تیسری صدی سے متعلق ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ اور شخصیں بھی ہیں جن کے آثار اور مجموعہ نامے حدیث آج بھی اپنے حسن ترتیب اور طرز تالیف کے لحاظ سے معتبر تصور کیے جاتے ہیں اور ان کی تصنیفات جو مسانید کے نام سے مشہور ہیں، حرف آخر تسلیم کی جاتی ہیں مثلاً:

ابوداؤد طیالسی (م ۲۴۲ھ) صاحب مسند ابوداؤد طیالسی، عبدالرزاق بن ہمام (م ۲۴۱ھ)

صاحب مصنف عبدالرزاق۔ امام عبداللہ بن زہیر حمیری (م ۲۱۹ھ) صاحب مسند حمیری

امام ابوبکر بن ابی شیبہ (م ۲۴۰ھ) صاحب مصنف ابن ابی شیبہ، امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ)

صاحب مسند امام دارمی (م ۲۵۵ھ) صاحب مسند، امام ابوبکر بزار (م ۲۵۶ھ) صاحب مسند

امام محمد بن نصر مروزی (م ۲۹۲ھ) صاحب مسند، اور امام ابومحور عبداللہ بن جبار (م ۲۹۲ھ) صاحب مسند

خاصی شہرت کے مالک ہیں۔

چوتھی صدی ہجری | چوتھی صدی ہجری میں تدوین حدیث پر خاصا کام ہوا ہے اور اس صدی

کے جو معروف و مشہور محدثین تمام ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:-

- امام احمد بن شعیب نسائی (م ۳۴۰ھ) صاحب سنن نسائی۔
 امام ابو یعلیٰ موصلی (م ۳۶۰ھ) صاحب مسند ابو یعلیٰ۔
 امام احمد بن اسحاق خزیمہ (م ۳۱۱ھ) صاحب صحیح ابن خزیمہ۔
 امام ابو عوانہ اسفرائینی (م ۳۱۶ھ) صاحب مسند ابو عوانہ۔
 امام ابو جعفر طحاوی (م ۳۲۱ھ) صاحب مشکل الآثار۔
 امام ابن سبان (م ۳۵۴ھ) صاحب صحیح ابن سبان۔
 امام طبرانی (م ۳۲۰ھ) صاحب معجم کبیر و اوسط و صغیر۔
 امام عبدالرحمن بن ابی حاتم (م ۳۴۴ھ) صاحب صحیح ابن حاتم۔
 امام دارقطنی (م ۳۸۵ھ) صاحب سنن دارقطنی۔

امام ابوسلمان احمد خطابی (م ۳۸۸ھ) صاحب معالم السنن۔ یہ تمام ائمہ علم حدیث میں خاص شہرت کے مالک ہیں اور تدوین حدیث کے سلسلہ میں ان کی سعی و کاوش قابل قدر ہے، تذکرہ نگاروں نے ان کی اس سعی و کاوش کو قابل تعریف و تحسین کہا ہے۔

پانچویں صدی ہجری | پانچویں صدی ہجری میں تدوین حدیث کے سلسلہ میں محدثین کرام نے جو تصنیفی کارنامے سرانجام دیئے۔ ان میں چند مشہور محدثین کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

امام ابو عبد حاکم (م ۳۲۱ھ) صاحب المستدرک۔

امام ابوبکر مروزیہ (م ۳۱۰ھ) صاحب صحیح ابوبکر مروزیہ۔

امام ابو نعیم اصبہانی (م ۳۳۰ھ) صاحب صحیح ابو نعیم اصبہانی۔

امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) صاحب سنن بیہقی۔

امام احمد بن محمد البرقانی (م ۲۲۵ھ) صاحب صحیح احمد بن محمد البرقانی۔

امام ابو بکر خضیب بغدادی (م ۲۶۳ھ) صاحب صحیح ابو بکر خضیب بغدادی۔

امام ابو عبد اللہ حمیدی (م ۳۸۸ھ) صاحب کتاب الجمع بین الصیغین۔ یہ تمام خاص شہرت کے مالک ہیں۔

چھٹی صدی ہجری | چھٹی صدی ہجری میں تدوین حدیث کے لیے جن محدثین کرام نے سعی و کاوش کی،

ان میں سرفہرست اصحاب میں سے چند ایک یہ ہیں:

امام حسین بن مسعود بغوی (م ۵۱۹ھ) صاحب مصابیح السنۃ -

قاضی عیاض (م ۵۲۳ھ) -

امام ابوالقاسم علی بن عساکر (م ۵۴۱ھ) -

امام عبدالرحمن الجوزی (م ۵۹۷ھ)

ساتویں صدی ہجری | ساتویں صدی ہجری کا نصف عباسی دور کی آخری صدی ہے۔ ۶۵۶ھ میں عباسی حکومت کا اقتدار ختم ہو گیا۔ اس لیے ۶۵۶ھ تک جن محدثین کرام نے تدوینِ حدیث کے سلسلہ میں سعی و کوشش کی ان میں امام عبدالرحمن الحارثی (م ۶۳۳ھ) امام حجر بن عبد الواحد مقدسی (م ۶۲۳ھ) اور امام عبدالعظیم مندی (م ۶۵۶ھ) صاحب الترغیب والترہیب قابلِ ذکر ہیں اور ان کی تالیفات ہمارے لیے سرمایہ صد افتخار ہیں۔

(باقی)

عزم و عزیمت کی لازوال داستان

یادوں کی امانت

سید عمر قلمسائی

ترجمہ: حافظہ محمد ادریس

آل بک پبلی کیشنز - ۲۳ - راحت مارکیٹ - اردو بازار لاہور